نقشِ آغاز

☆ ۱۴ راگست یوم آزاد

☆ انتخابات ۱۹۹۳ء

☆ امیدواروں کی اہلیت کے دستوری تقاضے

☆ دینی قوتوں کے لیے ایک چیلنج

جب سے عبوری حکومت قائم ہوئی اور اکتوبر میں انتخابات کا اعلان ہوا ہے حسبِ معمول ایک بار پھر بات اخباری بیانات، سیاسی قائدین کی تقریرات اور پارٹی منشوروں کے نمائشی صفحات کے محدود دائروں میں گھومتی اور سنائی دے رہی ہے بالخصوص مذہبی سیاسی جماعتوں کی دینی قیادت، لادینی قوتوں سے اتحاد اور شعوری یا لاشعوری طور پر ان کا ضمیمہ بننے کے باوجود بھی اس بات کو بار بار دہرا رہی ہے کہ وہ پاکستان جسے ہم نے اللہ ذوالجلال، حضور خاتم النبیین علیہ التحیۃ والتسلیم اور اسلام کے نام پر حاصل کیا تھا اور اسے حاصل کرنے کی جدوجہد کے زمانہ میں اس مقصد کا غیر مبہم انداز میں اعلان کیا تھا کہ ہم اس سرزمین کو اسلام کی تجربہ گاہ بنائیں گے پھر پوری دنیا میں داعی الی اللہ بن کر اٹھ کھڑے ہوں گے اور وہ "نسیم حجاز" جس کے آنے سے بت پرستی کے گہوارے میں شمع توحید کی ضیاء پاشیوں سے کروڑوں افراد ظلمات سے نکل کر مینارہ نور کی جانب بڑھے اس نسیم کی حیات بخشی کا دائرہ پوری دنیا تک وسیع کریں گے۔

ہمارا مسلمان ہونا اسلام کے نام پر اس مملکت کا حصول اور یہ داعیہ کہ اس مملکت کو "دارارقم" بنا کر دعوتِ اسلامی کو چار سو پھیلائیں گے ان سب کا اوّلین تقاضا ہے کہ یہ ملک اسلامی ہو اس کا ہر کام اسلامی شریعت کے تابع ہو اور یہاں کی ہر بات اسلام کی ترجمان ہو اس کا ایک جزو ہی نہیں بلکہ بنیادی اور اساسی تقاضا یہ ہے کہ یہ الیکشن ۹۳ء آزادانہ، منصفانہ ہونے کے ساتھ ساتھ اسلامی تعلیمات کے عین مطابق ہو اس سلسلہ میں ہم کسی نئے اقدام، کہ مطالبات کی کسی طویل فہرست یا ناممکن اقدامات کے اعلان کا مطالبہ ہرگز نہیں کر رہے ہم تو مملکت کے آئین اور دستورِ پاکستان ہی کے دفعات کے نفاذ و ترویج اور اس کے عملی تحفظ و پاسداری کا جائز مطالبہ کر رہے ہیں جو حد درجہ سہل، ممکن اور ملکی نظریاتی اساس کے عین مطابق ہے کہ خدارا! وہی آئین جس کے دفاع و تحفظ، اور پاسداری کا صدر، وزیراعظم افواج پاکستان